

2 مالی شعبے تک رسائی میں توسیع

2.1 شعبہ انفراسٹرکچر، مکانات و ایس ایم ای

2.1.1 چھوٹے درمیانے درجے کی انٹرپرائزز

بینکوں کی جانب سے ایس ایم ایز کو قرض گیری میں گزشتہ چند برسوں سے کمی کا رجحان ہے۔ مالی سال 13ء کے آخر تک رسمی ذرائع سے ایس ایم ایز کو قرضہ 234 ارب روپے ہو گیا جو 30 جون 2012ء تک 248 ارب روپے تھا۔ یہ 5.8 فیصد کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کمی کے ساتھ بینکوں کے مجموعی قرضوں میں ایس ایم ایز کے قرضوں کا تناسب بھی مالی سال 12ء کے 6.5 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 13ء میں 6 فیصد پر آ گیا ہے۔ گزشتہ ایک سال کے دوران ایس ایم ای قرض گیروں کی تعداد بھی 147,578 سے کم ہو کر 144,141 تک پہنچ گئی ہے۔ ایس ایم ای مالکاری میں کمی کی وجوہات میں امن و امان کی خراب صورتحال، کاروبار کرنے کی بڑھتی ہوئی لاگت اور توانائی کی قلت شامل ہیں۔ علاوہ ازیں، ایس ایم ایز میں غیر فعال قرضوں کے بلند تناسب نے بھی بینکوں کو اس شعبے میں اکتشاف لینے سے گریز پر مجبور کیا۔ بینکوں کی جانب سے حکومتی تمسکات اور اجناس کی سرگرمیوں کی مالکاری بھی ایس ایم ای مالکاری میں کمی کا باعث بنی۔

ایس ایم ای مالکاری میں کمی کے رجحان کا ادراک کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے سال کے دوران صورتحال میں تبدیلی کے لیے یہ اقدامات کیے (i) ضوابطی صورتحال میں بہتری (ii) بازار میں براہ راست مداخلت (جیسے سندھ میں چاول کا چھلکا اتارنے کی ملز کو مارک اپ زرعات اور ضمانت سہولت) اور (iii) بینکوں کی استعداد کاری۔

ایس ایم ای مالکاری کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

چھوٹے و درمیانے درجے کی انٹرپرائزز کے لیے نظر ثانی شدہ محتاطیہ ضوابط

اسٹیٹ بینک نے 7 مئی 2013ء کو ایس ایم ای مالکاری کے لیے نظر ثانی شدہ محتاطیہ ضوابط جاری کیے۔ ان نظر ثانی شدہ ضوابط میں چھوٹی انٹرپرائزز پر زیادہ توجہ مرکوز کی گئی ہے اور ان کی الگ تعریف (درمیانے درجے کی انٹرپرائزز سے) متعین کی گئی اور ان کے لیے زیادہ مخصوص اور سادہ ضوابط تشکیل دیے گئے۔ ملک کی اقتصادی نمو اور روزگار کے امکانات کے حوالے سے ایس ایم ایز کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے ایسی انٹرپرائزز کو قرض دینے کی حوصلہ افزائی کے لیے یہ سہولت ایس ایم ای ضوابط جاری کیے تھے (بکس 2.1)۔

بکس 2.1: چھوٹی و درمیانے درجے کی انٹرپرائزز (ایس ایم ایز) کے لیے نظر ثانی شدہ محتاطیہ ضوابط

ضوابط کے اس نئے مجموعے کا مقصد ایس ایم ایز سے قرض گاری بڑھانے کے لیے موجودہ ضوابطی ماحول میں بہتری لانا ہے۔ ایس ایم ای کے نظر ثانی شدہ محتاطیہ ضوابط میں ایس ایم ای قرض گیروں کی بازادائیگی کے بنیادی ذریعے کی جانچ میں نقد کے بہاؤ اور دیگر اجزاء کی اہمیت اور قرضہ جاتی معیار کی نگرانی کے لیے ٹیکنالوجی اور دستاویزیات کے وسیع تر استعمال پر زور دیا گیا ہے۔ چونکہ درمیانے درجے کی انٹرپرائزز (چھوٹی انٹرپرائزز کے مقابلے میں) میں ان کے حجم کے لحاظ سے قرضوں تک رسائی اور جدت کاری کی سطح کے سبب قرضوں کے مسائل کم ہوتے ہیں، اس لیے نظر ثانی شدہ ضوابط میں درمیانے درجے کی انٹرپرائزز کی الگ تعریف دی گئی ہے اور ان کی انفرادی اور مجموعی قرض گیری حدود پر نظر ثانی کرتے ہوئے ان میں توسیع کی گئی ہے۔

نظر ثانی شدہ محتاطیہ ضوابط نئی مالکاری سہولتوں کے لیے فوری طور پر نافذ عمل ہوں گے۔ بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے موجودہ ایس ایم ای جزا دان کوئی تعریف اور درجہ بندی کے نظر ثانی شدہ معیار کے مطابق الگ کر لیں۔ اس مقصد کے لیے بینکوں/ذاتی ایف آئیز کو 30 ستمبر 2013ء تک نافذ کرنے کا وقت دیا گیا ہے۔

سندھ میں چاول کا چھلکا اتارنے کی ملوں کے لیے مارک اپ زرعات اور ضمانت سہولت: سندھ میں چاول کا چھلکا اتارنے کی ملز کو جدید اور بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے سندھ حکومت کے اشتراک سے صوبے میں چاول کا چھلکا اتارنے والی ملز کے لیے مارک اپ زرعات و ضمانت سہولت متعارف کرائی تھی۔ اسٹیٹ بینک ایس ایم ایز کی جدت کاری کے لیے نو مالکاری اسکیم کے تحت چاول کا چھلکا اتارنے والی ملز کو طویل مدتی قرضوں پر 6.25 فیصد مارک اپ زرعات اور 30 فیصد تک خطرہ قرض میں شراکت کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

چھوٹی و دیہی انٹرپرائزز کے لیے قرضہ ضمانت اسکیم: اسٹیٹ بینک نے چھوٹے و دیہی کاشت کاروں کے لیے ایک قرضہ ضمانت اسکیم (سی جی ایس) وضع کی ہے جس سے بینکوں کو اچھی قرضہ جاتی ساکھ کے حامل نئے قرض گیروں کا جزدان تیار کرنے کا موقع مل سکا لیکن یہ بینکوں کے عام قرضہ جاتی پیمانوں میں فٹ نہیں ہوتا، خاص طور پر جب ضمانت درکار ہوتی ہے۔ سی جی ایس کے تحت اسٹیٹ بینک چھوٹی و دیہی انٹرپرائزز کو دیے گئے بینکوں کے قرضوں میں 40 فیصد تک کے نقصانات میں شراکت دار ہے۔ اسٹیٹ بینک نے مالی سال 13ء کے لیے 10 بینکوں کو 6.585 ارب روپے کا قرضہ جاتی اکتشاف مختص کیا (جس میں اسٹیٹ بینک کی ضمانتی کوریج کی حد 2.634 ارب روپے ہے)۔ ان بینکوں کو اسکیم کے تحت شراکتی مالی اداروں (پی ایف آیز) کے طور پر منتخب کیا گیا تھا۔

ایس ایم ای بینکاروں کے لیے استعداد کاری پروگرام

● **نچلی سطح کے تربیتی پروگرام:** اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ای شعبے کی ترقی کے لیے کئی اقدامات کیے، خاص طور پر بینکوں کی استعداد کاری کے لیے۔ نچلی سطح کا کلسٹر تربیتی پروگرام ہر انچ کی سطح کے افسران کے لیے تیار کیا گیا۔ یہ تربیتی پروگرام مالی سال 13ء کے دوران فیصل آباد، حیدر آباد اور کوئٹہ میں منعقد کیے گئے تھے۔

● **ایس ایم ای بینکاری تربیتی پروگرام میں توسیع:** اسٹیٹ بینک نے آئی ایف سی کے اشتراک سے 7 تا 9 جنوری 2013ء کے دوران درمیانی سطح کے بینکاروں کے لیے ایک سہ روزہ تربیتی پروگرام منعقد کیا۔ اس تربیتی پروگرام کا مقصد حکمت عملی کی تشکیل، انسانی وسائل کے معیار اور مضبوطی، پروڈکٹ ڈیزائن کرنا وغیرہ کے بارے میں تعلیم دینا تھا۔ اس پروگرام کے لیے عالمی ماہرین/ تربیت کاروں کی خدمات حاصل کی گئی تھیں۔

● **صدر/سی ای او کے لیے نصف روزہ گول میز کانفرنس:** 16 جنوری 2013ء کو بہترین عالمی روایات کی روشنی میں ایس ایم ای بینکاری کے لیے مؤثر حکمت عملیاں وضع کرنے کی خاطر صدر/سی ای او کے لیے نصف روزہ گول میز کانفرنس منعقد کی گئی۔

ایس ایم ای کلسٹر سروہ پروجیکٹ: مالی سال 13ء کے دوران ڈی ایف آئی ڈی یو کے تکنیکی معاونت سے اسٹیٹ بینک نے ملک میں ایس ایم ای کے 10 اہم ذیلی شعبوں کا سروے کرنے کے لیے ایک مقامی مشیر کی خدمات حاصل کیں۔ پروجیکٹ مشیروں نے 10 منتخب شعبوں¹ کے 1000 سے زائد چھوٹے کاروباری اداروں کا ایک سروے مکمل کیا اور اس کی رپورٹ جمع کرا دیں۔ یہ تحقیقی رپورٹ صنعت کے عمومی جائزے اور منڈی کے تجزیے، خطرے کے تجزیے، مالی نشانیہ سازی اور شعبے کے لیے مجوزہ بینکاری مصنوعات پر مشتمل تھیں۔

ایس ایم ای کے لیے نو مالکاری اسکیمیں: اسٹیٹ بینک ایس ایم ای شعبے کے لیے بعض رعایتی مالکاری اسکیمیں بھی چلا رہا ہے جن میں ایس ایم ای کی جدید کاری کے لیے نو مالکاری سہولت، قابل تجدید توانائی کو استعمال کرتے ہوئے پاور پلانٹس کی مالکاری کے لیے اسکیم، خیر بختوں خوا، گلگت بلتستان اور فائنا میں ایس ایم ای کی بحالی کی نو مالکاری اسکیم اور زرعی پیداوار کی ذخیرہ کاری کے لیے مالکاری سہولت (ایف ایف ایس اے پی) شامل ہیں۔ ان اسکیموں کی میعاد میں مالی سال 13ء کے دوران ایک سال کی توسیع کرتے ہوئے اسے 31 دسمبر 2013ء تک پھیلا دیا گیا۔

لین دین کا محفوظ فریم ورک: ایک قانونی میشر کے ذریعے محفوظ لین دین کے قانون کا مسودہ تیار کیا گیا ہے اور اسے متعلقہ فریقوں کی مشاورت سے حتمی شکل دی جا رہی ہے۔ اس قانون کا مقصد ملک میں ایک محفوظ لین دین رجسٹری دفتر کا قیام ہے تاکہ ایس ایم ای اور زرعی قرض گیروں کے منقولہ و غیر منقولہ اثاثوں پر چارج رجسٹر کیا جاسکے جس سے انہیں بینکوں سے مالکاری کے حصول میں سہولت ملے گی۔

1 کپاس کی جنگ، سنگ مرمر اور سنگ مرمر کی مصنوعات، پلاسٹک مصنوعات، دھاتی قالین، چمچے کی مصنوعات، ڈرائی کاپنگ اور لائٹری خدمات، بیوٹی پارلز اور پول، سپر مارکیٹس و خوردہ دکانیں، پرنٹنگ پریس اور زیور اور جواہرات۔

2.1.2 مکاناتی مالکاری کی منڈی

پاکستان میں مکانات اور تعمیرات کا شعبہ مجموعی اقتصادی ترقی میں اہم کردار کرنے کے بے پناہ مواقع رکھتا ہے۔ اپنے خسار کے اثر اور چالیس سے زائد منسلک صنعتوں کے ساتھ سودمند روابط کے ذریعے پاکستان میں مکانات کا شعبہ معیشت کو تحریک دینے میں اہم عامل کی حیثیت رکھتا ہے، جیسا کہ کئی ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں میں دیکھنے میں آیا ہے۔

فی الوقت، 27 کمرشل بینک، ہاؤس بلڈنگ فنانس کمپنی لمیٹڈ (ایچ بی ایف سی ایل) اور دو مائیکرو فنانس بینک مکاناتی مالکاری کی ضروریات پوری کر رہے ہیں۔ ایچ بی ایف سی ایل ملک کا واحد تخصیصی ادارہ ہے جو 1952ء سے عوام کو مکاناتی مالکاری کی خدمات فراہم کر رہا ہے جبکہ کمرشل بینکوں نے مالی سال 2003ء میں رہن مالکاری کے شعبے میں قدم رکھا۔

2008ء تک متاثر کن نمود کھانے کے بعد مکاناتی مالکاری میں کمی کارخانہ رہا۔ بینکوں اور ایچ بی ایف سی ایل کی جانب سے 30 جون 2013ء تک خام واجب الادا رقم 52.2 ارب روپے تھیں جبکہ 30 جون 2012ء کو 57.1 ارب روپے کی سطح پر تھیں جو گزشتہ برس کے مقابلے میں 4.8 ارب روپے (8.5 فیصد) کی کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ 30 جون 2013ء تک مجموعی واجب الادا رقم میں کمرشل بینکوں کا حصہ 39.8 ارب روپے تھا جو 30 جون 2012ء کے مقابلے میں 17.7 فیصد کی کو ظاہر کرتا ہے۔ مالی سال 13ء میں ایچ بی ایف سی ایل کے واجب الادا قرضے گزر کر 12.3 ارب روپے رہ گئے۔ مالی سال 13ء میں قرض گیروں کی تعداد 87,059 سے گزر کر 79,478 ہو گئی۔ غیر فعال قرضے بھی مالی سال 12ء کے 19.1 ارب روپے سے کم ہو کر مالی سال 13ء میں 17.6 ارب روپے تک پہنچ گئے جو 7.6 فیصد کی کو ظاہر کرتا ہے۔

مکاناتی مالکاری کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

مالی سال 13ء کے دوران مکاناتی مالکاری کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے گئے اقدامات درج ذیل ہیں۔

رہن نو مالکاری کمپنی: موجودہ معاشی حالات میں ایک رہن نو مالکاری کمپنی کو انکار پوریت کرنے اور مستقبل کی راہ پر غور و خوض کے لیے اسٹیٹ بینک اور آئی ایف سی کے نمائندوں نے اعلیٰ سطح کے حکومتی اہل کاروں کے ساتھ اجلاس میں شرکت کی۔ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ اسٹیٹ بینک موجودہ معاشی ماحول کے مطابق اقدامات کے لیے فریقوں کے ساتھ دوبارہ مشاورت کرے گا۔ 2009ء میں بنائے گئے رہن نو مالکاری کمپنی کے بزنس پلان اور مالی ماڈل کی بھی دوبارہ توثیق کی جائے گی۔ دوبارہ توثیق کے نتائج آئی ایف سی کی جامع رپورٹ موصول ہونے پر متعلقہ فریقوں کے علاوہ وزارت خزانہ اور منصوبہ بندی کمیشن کو بھی فراہم کی جائے گی۔

مکاناتی مالکاری مشاورتی گروپ کی تشکیل: مکانات کی صنعت کو پروان چڑھانے اور مکاناتی مالکاری تک رسائی کو وسیع دینے کے لیے اہم فریقوں کے ارکان پر مشتمل مکاناتی مالکاری مشاورتی گروپ تشکیل دیا جائے گا جس میں ایسوسی ایشن آف بلڈرز اینڈ ڈویلپرز، ایسوسی ایشن آف مورگنچ بینکرز، ایچ بی ایف سی ایل، وزارت ہاؤسنگ اور ورکس، وزارت خزانہ اور اسٹیٹ بینک شامل ہوں گے۔ اسٹیٹ بینک نے بعض فریقوں کے درمیان تعاون بڑھانے کے لیے کوشش کی ہے۔ اس گروپ کا پہلا اجلاس اسٹیٹ بینک نے اپریل 2013ء میں منعقد کیا تھا۔ جس میں مشاورتی گروپ کی ٹرمز آف ریفرنس پر بحث کر کے اسے حتمی شکل دی گئی تھی۔

ہاؤسنگ مائیکرو فنانس پر سیمینار: ایک ترقی پذیر ملک ہونے کی وجہ سے پاکستان کو مکانات کی قلت کا سامنا ہے، خاص طور پر پست آمدنی گروپس میں۔ اگرچہ مائیکرو فنانس بینک پست آمدنی گروپس کی ضروریات پوری کر رہے ہیں تاہم مکاناتی مالکاری کی موزوں مصنوعات کی عدم دستیابی کی وجہ سے آبادی کا ایک بڑا حصہ ان خدمات سے محروم ہے۔ اس ضمن میں اسٹیٹ بینک نے خرد مالکاری بینکوں کے مسائل پر بحث اور پست آمدنی گروپ کی مکاناتی مالکاری کی ضروریات پوری کرنے کے لیے مستقبل کی راہ متعین کرنے کے متعلق سیمینار منعقد کیا۔ کمرشل بینکوں، این جی او، ایم ایف بیز اور ایم ایف آئیز نے سیمینار میں شرکت کی۔ سیمینار کی تجویز پر عمل کرتے ہوئے پست آمدنی گروپ کے لیے موزوں مصنوعات کی تیاری کے لیے ایک ورکنگ گروپ تشکیل دیا گیا۔ ورکنگ گروپ کمرشل بینکوں، ایم ایف بیز اور پست آمدنی کے ہاؤسنگ بلڈرز کے ارکان پر مشتمل تھا۔

مکاناتی مالکاری کے علاقائی و قومی ماڈلز پر ورکشاپ: اسٹیٹ بینک اور ایسوسی ایشن آف مورگنچ بینکرز (ای ایم بی) نے مکاناتی مالکاری کے علاقائی و قومی

ماڈلز پر ایک مشترکہ ورکشاپ منعقد کی۔ ڈپٹی گورنر اسٹیٹ بینک اشرف محمود و تھرانے افتتاحی خطاب کیا۔ ورکشاپ کے مندرجات اس لنک پر دستیاب ہیں:

<http://www.sbp.org.pk/departments/ihfd-house.htm>

استعداد کاری پروگرام: اسٹیٹ بینک آف پاکستان ملک میں مکاناتی مالکاری نظام کو پروان چڑھانے کی کوششوں میں توسیع کر رہا ہے۔ مکاناتی مالکاری سے متعلق مالی صنعت کی استعداد بڑھانے کی کوششیں بھی کی جا رہی ہیں۔ مالی سال 13ء کے دوران، ملک کے مختلف شہروں میں 8 تربیتی پروگرام منعقد کیے گئے جن کے موضوعات میں اسلامی مکاناتی مالکاری، بازیابی و سقوط استحقاق، زمین کا ٹائٹل اور مکاناتی مالکاری وغیرہ میں جان بوجھ کر نادر ہندگی کی صورت میں بازیابی وغیرہ شامل ہیں، جنہیں شرکانے بے حد سراہا۔

2.1.3 انفراسٹرکچر مالکاری منڈی

کسی معیشت کی پائیدار ترقی کے لیے معیاری انفراسٹرکچر کلیدی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ انفراسٹرکچر کی خدمات سے نئی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور معاشی و سماجی سرگرمیوں کے کئی پہلوؤں پر اثر انداز ہوتی ہے جن میں ماحولیاتی پائیداری پر اثرات، اقتصادی نمو اور غربت میں کمی شامل ہیں۔ انفراسٹرکچر کے معیار اور مقدار میں بہتری معیشت میں عدم مساوات کو کم کر دیتی ہے۔

انفراسٹرکچر کی ترقی کے لیے خاصا سرمایہ درکار ہوتا ہے اور اس کے فوائد طویل مدت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ بینک / ترقیاتی مالی ادارے اس وقت شامل ہوتے ہیں جب انہیں اس بات کا پختہ یقین ہو کہ یہ منصوبہ پائیدار ہے یا اسے حکومتی سرپرستی حاصل ہے۔ پاکستان میں بینک / ترقیاتی مالی ادارے ایسے مختلف منصوبوں میں شرکت کرتے رہے ہیں۔ مالی سال 13ء کے دوران انفراسٹرکچر مالکاری کے خاکے کا تجزیہ ذیل میں دیے گئے رجحانات ظاہر کرتا ہے۔

انفراسٹرکچر مالکاری کا حجم مالی سال 12ء کے 286.3 ارب روپے سے کم ہو کر مالی سال 13ء میں 267.0 ارب روپے رہ گیا جو 6.7 فیصد کی کوٹا ہر کرتا ہے۔ اس میں اہم حصہ ٹیلی کام اور بجلی کی پیداوار کے شعبوں کا تھا۔ شعبہ دار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ مجموعی واجب الادا انفراسٹرکچر مالکاری میں بڑا حصہ (66.3 فیصد) بجلی کے شعبے کا تھا جس کے بعد ٹیلی کام شعبہ (13.0 فیصد) کا نمبر آتا ہے۔ مزید برآں، مالی سال 13ء میں مجموعی منظور شدہ رقم (1505.4 ارب روپے) کے شعبہ جاتی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں بجلی کے پیداواری شعبے کا حصہ 52.7 فیصد تھا جس کے بعد ٹیلی کام کے شعبے کا 19.2 فیصد، پیٹرولیم کے شعبے کا 9.3 فیصد رہا۔ غیر فعال قرضے سال بسال بنیادوں پر 17.5 ارب روپے سے بڑھ کر 18.6 ارب روپے تک پہنچ گئے۔

انفراسٹرکچر مالکاری کو فروغ دینے کے لیے اہم اقدامات

اسٹیٹ بینک نے مالی سال 13ء کے دوران معیشت میں انفراسٹرکچر مالکاری کو ترقی دینے کے لیے کئی اقدامات کیے۔ ان میں سے اہم اقدامات کو ذیل میں دیا گیا ہے:

مشاورتی ورکنگ گروپ: اسٹیٹ بینک نے ملک میں انفراسٹرکچر مالکاری پر ایک مشاورتی اور کننگ گروپ قائم کیا ہے۔ اس بات کی اہمیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے کہ ملک میں سرکاری و نجی شعبے دونوں کے مختلف فریقوں کو معیشت میں انفراسٹرکچر مالکاری کی ضروریات پوری کرنے کی نئی راہیں اور وسائل تلاش کرنے کے لیے مل جل کر کام کرنا چاہیے۔

انفراسٹرکچر مالکاری پر استعداد کاری پروگرام

● 13 تا 14 نومبر 2012ء میں انفراسٹرکچر منصوبہ جاتی مالکاری پر ایک دوروزہ تربیتی پروگرام منعقد کیا گیا جس کا مقصد انفراسٹرکچر پروجیکٹ مالکاری کے شعبے میں تکنیکی حوالے سے شرکاء کی معلومات اور سوچ بوجھ کو بڑھانا تھا۔ اس تربیتی پروگرام میں مختلف بینکوں اور ڈی ایف آئی کے 30 سے زائد افسران نے شرکت کی تھی جو شرکاء کے لیے بہت معلوماتی اور مفید ثابت ہوا۔

● بناف اسلام آباد میں 18 تا 19 مارچ 2013ء میں انفراسٹرکچر پروجیکٹ مالکاری پر دو روزہ پروگرام منعقد کیا گیا جس میں مختلف بینکوں اور ڈی ایف آئی سے تعلق رکھنے والے 40 اہلکاروں نے شرکت کی۔ پروگرام میں پروجیکٹ مالکاری کا تعارف، قرض دہندہ کا تناظر، اسٹیٹ بینک کے رہنما خطوط / ضوابطی فریم ورک، پروجیکٹ فزیبلیٹی، قرضہ جاتی جانچ / تخمینہ، قرض مختص کرنا، منصوبہ جاتی مالکاری کی دستاویزیت، سرکاری نجی شراکت داری، کامیاب سرکاری نجی شراکت داری پروگرام اور پروجیکٹ مالکاری میں کامیاب تجربات وغیرہ شامل ہیں۔

● ایس بی پی بی ایس سی (بینک) لاہور میں 21 مئی 2013ء کو اسلامی انفراسٹرکچر منصوبہ جاتی مالکاری پر ایک روزہ پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام میں انفراسٹرکچر منصوبہ جاتی مالکاری پر اسٹیٹ بینک کے رہنما خطوط / ضوابطی فریم ورک، انفراسٹرکچر منصوبوں کی مالکاری کے اسلامی طریقے اور طویل مدتی اسلامی مالکاری میں درپیش چیلنجز جیسے موضوعات کا احاطہ کیا گیا تھا۔

2.1.4 اسٹیٹ بینک نو مالکاری سہولتیں

مالی سال 13ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے برآمد کنندگان کو سہولت دینے کے مقاصد پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ایک جانب انہیں برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) کے تحت مالکاری فراہم کی اور دوسری جانب بعض طویل مدتی اور قلیل مدتی مالکاری اسکیموں کی وسعت کو بڑھایا گیا جس کا مقصد ملک میں صنعت کاری کو فروغ دینا تھا۔ انجینئرنگ اشیا کی برآمدات کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے سال کے دوران مقامی ساختہ مشینری کے لیے برآمدی مالکاری سہولت (ای ایف ایف۔ ایل ایم ایم) متعارف کرائی۔ جبکہ ملک میں قابل تجدید توانائی کے پاور پلانٹس کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے اسکیم کے تحت قابل تجدید توانائی استعمال کرنے والے پاور پلانٹس کو مالکاری کی فراہمی میں گنجائش کی حد کو 10 میگا واٹ سے بڑھا کر 20 میگا واٹ کر دیا۔ خدمات کے شعبے میں برآمدات کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے خدمات کے شعبے کے لیے ایک نئی طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف۔ ایس ایس) متعارف کرائی ہے جس کے ذریعے خدمات کے شعبے سے وابستہ برآمد کنندگان کو نئی ٹیکنالوجی اختیار کرنے اور گنجائش میں توسیع کے لیے ضروری مالکاری فراہم کی جائے گی تاکہ وہ عالمی مسابقتی ماحول سے ہم آہنگ بہتر خدمات فراہم کر سکیں۔

برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) اور طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کی شرحوں کو ششماہی ٹی بلز اور متعلقہ مدتوں کے پی آئی بی کی بد وزن اوسط یافتوں میں حرکت پذیری کو مد نظر رکھتے ہوئے حقیقت پسندانہ بنایا گیا ہے۔

برآمدی مالکاری اسکیم: مالی سال 13ء میں ای ایف ایس کے تحت واجب الادا مالکاری 255.1 ارب روپے کی مجموعی حدود کے مقابلے میں 177.8 ارب روپے رہی۔ واجب الادا مالکاری میں گزشتہ برس کی 164.8 ارب روپے واجب الادا مالکاری کے مقابلے میں 8 فیصد اضافہ کیا گیا۔

طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف): ایل ٹی ایف ایف کے تحت 344 قرض گیروں پر واجب الادا مالکاری 30 جون 2013ء تک 36.0 ارب روپے تھی۔ ٹیکسٹائل کا شعبہ اس سہولت کا سب سے بڑا استعمال کنندہ ہے جس کے 275 قرض گیروں نے 18.9 ارب روپے (52.5 فیصد) قرض حاصل کیا تھا۔ اسٹیٹ بینک کی تمام طویل مدتی سہولتوں میں ایل ٹی ایف ایف کا حصہ 95 فیصد ہے جو طویل مدتی سرمایہ کاری کے ذریعے برآمدات کے فروغ میں اسٹیٹ بینک کی توجہ کی عکاسی کرتا ہے۔

دیگر نو مالکاری سہولتیں: اسٹیٹ بینک نے مالی سال 13ء کے دوران مالکاری کی بعض دیگر سہولتیں بھی متعارف کرائی تھیں جو یہ ہیں:

زرعی پیداوار کی ذخیرہ کاری کے لیے مالکاری سہولت 04 جون 2010ء کو متعارف کرائی گئی تھی جس کا مقصد گوداموں، ویبڑ ہاؤسز اور کولڈ اسٹوریجز کی تعمیر میں نجی شعبے کی حوصلہ افزائی کرنا تھا۔ اس سہولت کے لیے واجب الادا مالکاری مالی سال 13ء میں 2.2 ارب روپے تھی۔

ایس ایم ایز کو جدید بنانے کی مالکاری سہولت متعارف کرانے کا مقصد ایس ایم ایز کے اسپانسرز کو معیاری مصنوعات کی تیاری میں اپنی ملوں / یونٹوں کو جدید بنانے کی حوصلہ افزائی

کرنا تھا۔ مالی سال 13ء میں اس سہولت کے تحت واجب الادا نو مالکاری 94.0 ملین روپے تھی۔

سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں ایس ایم ایز اور زرعی سرگرمیوں کی بحالی کے لیے نو مالکاری اسکیم متعارف کرائی گئی جس کا مقصد نیشنل ڈیزاسٹر منیجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) کی جانب سینٹھان زد کیے گئے 2010ء کے سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں کاشت کاروں اور چھوٹی و درمیانے درجے کی انٹر پرائز کو زرعی پیداوار / جاری سرمائے کی مالکاری فراہم کرنا تھا۔ اسکیم کے تحت مالی سال 12ء کے آخر تک واجب الادا نو مالکاری 2 ارب روپے تھی جو مالی سال 13ء کے آخر تک اسی سطح پر تھی۔

تجارت، صنعت اور خدمات کے شعبوں کے لیے اہم اقدامات: اسٹیٹ بینک نے مالی سال 13ء کے دوران تجارت، صنعت اور خدمات کے شعبوں میں بہتری لانے کے لیے کچھ اہم اقدامات کیے تھے جنہیں باکس 2.2 میں دیا گیا ہے:

باکس 2.2: نو مالکاری سہولتوں کے لیے اسٹیٹ بینک کے اہم اقدامات

اسٹیٹ بینک نے آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی کے سرکلر نمبر 04 / 2013ء کے ذریعے مقامی ساختہ مشینری کے لیے برآمدی مالکاری سہولت (ای ایف ایف۔ ایل ایم ایم) متعارف کرائی ہے جس کا مقصد مقامی ساختہ پلانٹ و مشینری کی برآمدات کو فروغ دینا ہے۔

ٹیکنالوجی کو اپ گریڈ کرنے کا فنڈ (ٹی یو ایف): وفاقی حکومت نے ٹیکنالوجی پالیسی برائے 14-2009ء کے تحت ٹیکنالوجی کے شعبے کو ٹیکنالوجی مشینری اور ٹیکنالوجی کو اپ گریڈ کرنے میں سرمایہ کاری اعانت فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 03 / 2012ء کے ذریعے حکومت کی مذکورہ اسکیم کے نفاذ کے متعلق بینکوں / ڈی ایف آئییز کو ضروری ہدایات جاری کر دی ہیں۔

خدمات کے شعبے کے لیے طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف۔ ایس ایس): اس شعبے کی برآمدات کو فروغ دینے کے لیے متعارف کرائی گئی تھی۔ ایل ٹی ایف ایف۔ ایس ایس خدمات کے شعبے کے برآمد کنندگان کو ٹیکنالوجی اختیار کرنے اور اپنی پیداواری گنجائش بڑھانے کے لیے درکار مالکاری فراہم کی جائے گی۔

اسٹیٹ بینک نے چھوٹے و درمیانے درجے کی انٹر پرائز (ایس ایم ایز) کی جدت کاری کی نو مالکاری سہولت، خیر بختونخوا، گلگت بلتستان اور وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات (فاتا) میں ایس ایم ایز کی بحالی کی نو مالکاری اسکیم، زرعی پیداواری ذخیرہ کاری کی مالکاری سہولت (ایف ایف ایس اے پی)، خیر بختونخوا اور فاتا کے جنگ سے متاثرہ علاقوں میں زرعی قرضوں کی نو مالکاری اور قرضہ ضمانت اسکیم کی میعاد میں ایک سال تک توسیع کر دی ہے۔ یہ سہولتیں / اسکیمیں اب 31 دسمبر 2013ء تک قابل عمل ہوں گی۔ اسٹیٹ بینک نے نومبر 2012ء تا نومبر 2013ء سے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں ایس ایم ایز و زرعی سرگرمیوں کی بحالی کے لیے نو مالکاری اسکیم کی توثیق کی مدت میں بھی توسیع کر دی ہے۔

اسٹیٹ بینک نے قابل تجدید توانائی استعمال کرنے والے پاور پلانٹس کی مالکاری کے لیے اسکیم کی وسعت / مقررہ میعاد میں توسیع کرتے ہوئے 20 میگا واٹ گنجائش کے نئے قابل تجدید توانائی کے منصوبوں میں استعمال ہونے والے پلانٹ و مشینری کی خریداری کی اجازت دے دی ہے۔

اسٹیٹ بینک نے اسلامی برآمدی نو مالکاری اسکیم کے تحت مالکاری بڑھانے میں بینکوں کو سہولت دینے کے لیے آزاد (un-encumbered) حکومت پاکستان اجارہ و سکو کو آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی کے سرکلر نمبر 05 / 2013ء کے ذریعے آئی ای آر ایس کے تحت تخلیق کردہ مشارکہ پول میں شامل کرنے کی اجازت دے دی۔

اسٹیٹ بینک نے آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی کے سرکلر لیٹر نمبر 10 / 2012ء کے ذریعے ایل ٹی ایف ایف کے تحت سوڈا ایش پلانٹ و مشینری میں نئے درآمد شدہ و مقامی ساختہ پلانٹ کی مالکاری کی اجازت دے دی۔

اسٹیٹ بینک نے برآمدی مالکاری اسکیم کے حصہ دوم کے تحت برآمد کنندگان کو مزید زمری دینے کی اجازت دیتے ہوئے مالی سال 13ء کے ای ای وی ون گوشوارے کی حد کے استحقاق کے لیے 31 اگست 2012ء تک حاصل ہونے والی برآمدات کو شامل کرنے کی اجازت دی ہے۔

ٹیکنالوجی پالیسی اقدامات 2009-14ء کے تحت مارک اپ ریٹ اعانت کی ادائیگی: وزارت ٹیکنالوجی کی جانب سے مالی سال 13ء میں بجٹ مختص کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے 22 فیصد برآمدی مالکاری مارک اپ ریٹ سہولت اور ٹیکنالوجی شعبے کے استفادہ کنندگان کے لیے طویل مدتی قرضوں پر 100 فیصد مارک اپ ریٹ سہولت جاری کرنے کا اعلان کیا۔

2.2 شعبہ زرعی قرضہ و خرد مالکاری

2.2.1 زرعی مالیات

بینکوں نے اسٹیٹ بینک کی جانب سے مالی سال 13ء کے لیے مقرر کردہ زرعی قرضوں کی تقسیم کے علاقہ ہدف سے زائد قرضے تقسیم کیے۔ 315 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں بینکوں نے سال کے دوران 336.2 ارب روپے کے قرضے تقسیم کیے جو گزشتہ برس تقسیم کیے جانے والے 293.8 ارب روپے سے 14.4 فیصد زائد ہے۔ 30 جون 2013ء تک واجب الادا جزا 16 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 257.1 ارب روپے تک پہنچ گیا جو 30 جون 2012ء تک 221.5 ارب روپے تھا۔ سال کے دوران مجموعی طور پر نجی شعبے کے قرضوں میں کمی اور سیلاب اور بھاری بارشوں جیسی قدرتی آفات اور پودوں کی بیماریوں / وائرس وغیرہ کو مد نظر رکھتے ہوئے زرعی قرضوں کی تقسیم کے ہدف کا حصول انتہائی دشوار تھا۔ تاہم، اسٹیٹ بینک نے کثیر جہتی حکمت عملی اختیار کی اور ہدف کے حصول کے لیے سخت کوششیں کیں جو یہ ہیں: بینکوں کو یہ باور کرانا کہ زرعی قرضے ایک سود مند کاروبار ہیں، بینکوں کی اعلیٰ مینجمنٹ اور ان کے زرعی قرضہ سربراہان کے ساتھ اہداف پر پیش رفت کا جائزہ، نظرائنداز اضلاع میں زرعی قرضوں کو متنوع بنانے کا پروجیکٹ متعارف کرایا گیا، ضروری رسمی کارروائیوں کی بروقت تکمیل کے لیے ون ونڈ و آپریشن میں سہولت دینے کے لیے صوبائی محصولاتی محکمہ جات کے ساتھ قریبی تعاون، ٹیلی سطح پر کاشت کاروں کی آگاہی اور مالی خواندگی کے پروگراموں کا انعقاد اور براؤنچ ٹریننگ پروگراموں کے ذریعے فیلڈ افسران کی استعداد کاری شامل ہیں۔ فیلڈ دفاتر کی جانب سے علاقائی اہداف کی نگرانی میں ایس بی پی ایس سی نے انتہائی مفید کردار ادا کیا۔

تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پانچ بڑے بینکوں نے اپنے 153.5 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں 172.8 ارب روپے تقسیم کیے، زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ نے اپنے 72 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں 67.1 ارب روپے تقسیم کیے، پی پی سی بی ایل نے اپنے 9 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں 8.3 ارب روپے تقسیم کیے اور ملکی نجی بینکوں نے اپنے 66.7 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں 69.3 ارب روپے تقسیم کیے۔ پانچ بڑے خرد مالکاری بینکوں نے بطور گروپ اپنے 13.8 ارب روپے کے سالانہ ہدف کے مقابلے میں 18.8 ارب روپے تقسیم کیے تھے (جدول 2.1)۔

| جدول 2.1: زرعی قرضے کے اہداف اور اصل تقسیم | | | | | | | | | |
|--|-------|-------|-------|-------|-------|-------|-------|-------|-------|
| (ارب روپے) | | | | | | | | | |
| بینک | | م 13ء | | م 12ء | | م 11ء | | م 10ء | |
| اصل | ہدف | اصل | ہدف | اصل | ہدف | اصل | ہدف | اصل | ہدف |
| 110.7 | 119.5 | 119.6 | 124.0 | 140.3 | 132.5 | 146.3 | 141.0 | 172.8 | 153.5 |
| پانچ بڑے کمرشل بینک * | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | |
| تخصیصی بینک | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | |
| 75.1 | 72.0 | 79.0 | 80.0 | 65.4 | 81.8 | 66.1 | 70.1 | 67.1 | 72.0 |
| زیڈی ٹی ایل | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | |
| 5.6 | 6.0 | 5.7 | 6.0 | 7.2 | 6.9 | 8.5 | 7.6 | 8.3 | 9.0 |
| پی پی سی بی ایل | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | |
| 41.6 | 52.5 | 43.8 | 50.0 | 50.2 | 48.9 | 60.9 | 54.1 | 69.3 | 66.7 |
| ملکی نجی بینک | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | |
| - | - | - | - | - | - | 12.1 | 12.2 | 18.8 | 13.8 |
| خرد مالکاری بینک ** | | | | | | | | | |
| | | | | | | | | | |
| 233.0 | 250.0 | 248.1 | 260.0 | 263.0 | 270.0 | 293.8 | 285.0 | 336.2 | 315.0 |
| کل | | | | | | | | | |
| ماخذ: شعبہ زرعی قرضہ و خرد مالکاری، بینک دولت پاکستان | | | | | | | | | |
| * بشمول اسے بی ایل، ایچ بی ایل، این بی پی، ایم سی بی اور یو بی ایل۔ | | | | | | | | | |
| ** خوشحالی بینک، این آر ایس پی، انیکرو فنانس، وی فرسٹ، انیکرو فنانس بینک، پاک اومان اور تعمیر مائیکرو فنانس بینک کو بھی جولائی 2011ء سے شامل کیا گیا ہے۔ | | | | | | | | | |

ذریعہ قرضہ کے فروغ کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

اسٹیٹ بینک نے معیشت میں زراعت و دیہی مالکاری کے فروغ اور اس کے دائرہ کار میں توسیع کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ مالی سال 13ء کے دوران فریقوں کے اشتراک سے کیے جانے والے اقدامات کا خلاصہ ذیل کے باکس 2.3 میں دیا گیا ہے۔

باکس 2.3: مالی سال 13ء کے دوران زرعی قرضے کے فروغ کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات:

اسٹیٹ بینک نے مالی سال 13ء کے دوران ملک میں زرعی / دیہی مالکاری کو فروغ دینے کے جو اہم اقدامات کیے وہ ذیل میں دیے گئے ہیں:

- (1) گلہ بانی کے شعبے کو قرضوں کی فراہمی بڑھانے میں بینکوں کی حوصلہ افزائی کرنے اور پیاریوں و قدرتی آفات (سیلاب، زلزلہ) وغیرہ کے باعث نقصانات کا خطرہ کم کرنے کے لیے گلہ بانی قرض بیمہ کا فریم ورک تیار کیا گیا ہے۔
- (2) صدر پاکستان کی ہدایت کے مطابق اہم فریقوں اور بینہ کمپنیوں کے اشتراک سے قومی زراعت بیمہ اسکیم کا فریم ورک وضع کیا گیا۔
- (3) زرعی پیداوار کا ذخیرہ کرنے کے لیے گوداموں، ویز ہاؤسز اور سردخانوں کے قیام میں نجی شعبے کی حوصلہ افزائی کے لیے زرعی پیداوار کی ذخیرہ کاری کے لیے رعایتی مالکاری سہولت (ایف ایف ایس اے پی) متعارف کرائی گئی۔
- (4) زرعی مالکاری پر کاشت کاروں کی مالی خواندگی و آگاہی کا پروگرام، ایس بی بی نی ایس سی اور کرکشل / خرد مالکاری بینکوں کے اشتراک سے معلومات میں اضافے کے ذریعے زرعی مالکاری مصنوعات کی طلب پیدا کر کے زرعی شعبے میں مالی شمولیت بہتر بنانے کے لیے شروع کیا گیا۔ کاشت کار برادری کو مالی تعلیم دینے کے علاوہ ان پروگراموں کا اہم مقصد تربیت کاروں کی تربیت کے ذریعے ماسٹر تربیت کار کا ایک پول تیار کرنا تھا تاکہ اس سرگرمی کو پختی سطح تک لے جانے میں بینکوں کی حوصلہ افزائی کی جاسکے۔ کرکشل / خرد مالکاری بینکوں کے 250 زرعی قرضہ افسران کو 15 ماسٹر تربیتی پروگراموں میں تربیت دینے کے علاوہ تقریباً 1800 کاشت کاروں کو بھی تربیت دی گئی۔ آخر جون 2013ء تک اسٹیٹ بینک کی جانب سے تقریباً 1000 پختی سطح کے پروگرام منعقد کیے گئے تھے۔ بینکوں کے تربیت یافتہ افسران نے اپنے علاقوں میں کاشت کاروں کی مالی خواندگی کے پروگرام کرنا شروع کر دیا ہے۔
- (5) زرعی قرض کاروباری کو متعلق بنانے کا منصوبہ (اے ایل ڈی پی) شروع کیا گیا جس کا مقصد مارچ 2009ء تا ستمبر 2012ء کے دوران چار پائلٹ پروڈیکٹس کے کامیاب نفاذ کے بعد زرعی اہمیت کے حامل نظر انداز اضلاع میں زرعی مالکاری تک رسائی میں بہتری لانا تھا۔ یہ منصوبہ سندھ کے 9 اضلاع میں شروع کیا گیا تھا اور منصوبے کے چوتھے مرحلے کی تکمیل تک ملک کے 60 اضلاع کا احاطہ کیا جا چکا تھا۔ ان مراحل کی تکمیل کے بعد اسٹیٹ بینک نے ”قائد بینک تصور“ کے تحت زرعی قرض گاری متنوع بنانے کا منصوبہ شروع کیا جو منتخب اضلاع میں آگاہی ہم کی قیادت کریں گے۔
- (6) ویز ہاؤس ریسٹ مالکاری (ڈبلیو ایچ آر) پر گول میز کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تاکہ بینکوں اور دیگر فریقوں کو اس اقدام اور بہترین روایات سے آگاہ کیا جاسکے تاکہ انہیں ویز ہاؤس ریسٹ مالکاری کی تخصیصی مصنوعات، طریقوں اور نظاموں کی تیاری میں سہولت مل سکے۔ ویز ہاؤس ریسٹ فنانسنگ کا مقصد کاشت کاروں، تاجروں اور برآمد کنندگان کو فصل کی کٹائی کے بعد مالکاری سہولت دی جاسکے۔
- (7) اسٹیٹ بینک عالمی میسرور کے تعاون سے زرعی مالکاری اور ویلیو چین جانچ کا ایک جائزہ لے رہا ہے۔ اس کا مقصد بینکاری و مالیات تک زرعی شعبے کی رسائی جانچنا ہے یعنی طلب و رسد کے مسائل / رکاوٹوں کا تجزیہ، زراعت کے ذیلی شعبوں کے رجحانات اور ان کی ویلیو چین کا مطالعہ جیسے جاول، تہا، کو، گوشت، دودھ اور مائی گیری وغیرہ، کاشت کاروں کو خام مال کی فراہمی میں ویلیو چین کے ایکٹرز اور ان کے کرداروں کا تعین کرنا ہے۔ جائزے کی مسودہ رپورٹ کا ایک گول میز کانفرنس میں فریقوں سے تبادلہ کیا جا چکا ہے اور فیڈ بیک کی بنیاد پر اس رپورٹ کو حتمی شکل دی جا رہی ہے۔ اس جائزے کے بعد پائلٹ بنیادوں پر کچھ بینکوں کی استعداد کار اور چند ویلیو چین مالکاری مصنوعات تیار کی جائیں گی اور اس کے بعد اس کا دائرہ کار دیگر بینکوں تک پھیلا دیا جائے گا۔
- (8) بینکوں کے زرعی فیڈل افسران کی استعداد کار کے لیے اسٹیٹ بینک (اپنے تربیتی ادارے بناف کے اشتراک سے) نئے بھرتی ہونے والی زرعی قرضہ افسران کے لیے چار روزہ پیچ تربیتی پروگراموں کی سیریز منعقد کر رہا ہے جس کا مقصد انہیں زرعی مالکاری کے بدلے ہونے والے نئے نئے آگاہ کرنا ہے۔ اب تک چار بینکوں کے تربیتی پروگرام منعقد کیے جا چکے ہیں جبکہ 125 افسران کو تربیت دی جا چکی ہے۔

2.2.2 خرد مالکاری

مالی سال 13ء کے دوران خرد مالکاری بینکاری شعبہ مستحکم ہوا ہے اور اس میں نئی ایکویٹی سرمایہ کاریاں کی گئیں، امانتوں اور منافع کی نمو بڑھ رہی ہے۔ فی الوقت پاکستان میں نجی شعبے میں دس خرد مالکاری بینک (ایم ایف بیز) کام کر رہے ہیں۔ رواں سال کے دوران پاکستان ٹیلی کام کمپنی لمیٹڈ (پی ٹی سی ایل) کی جانب سے یو ایم ایف بی اور موبی لنک کی جانب سے ویسلہ ایم ایف بی کے قیام کے باعث اب تین ٹیلی کام کمپنیوں کا اپنے ایم ایف بیز میں اکثریتی حصہ ہے۔ مزید یہ کہ، ایڈوانس ایس اے اور ایم ایف ایم او (دی نیر لینڈ ڈویلپمنٹ فنانشل کمپنی) نے ایڈوانس ایس اے مائیکرو فنانس بینک کے نام سے ایک صوبائی (سندھ) ایم ایف بی قائم کی ہے۔ اس کے نتیجے میں آخر جون 2013ء تک ایم ایف بیز کی مجموعی ایکویٹی بنیاد 41 فیصد سال بسال نمو کے ساتھ بڑھ کر 12 ارب روپے تک پہنچ گئی ہے جو گذشتہ برس 8.5 ارب روپے تھی۔

ایم ایف بیز کی امانتوں میں بھی سال کے دوران 72 فیصد کی انتہائی بلند نمو ہوئی اور یہ آخر جون 2013ء تک بڑھ کر اپنی تاریخ کی بلند ترین سطح 28.6 ارب روپے تک پہنچ گئی ہیں جو گذشتہ برس 16.6 ارب روپے تھیں۔ زیر جائزہ مدت کے دوران خرد مالکاری بینکاری کے اثاثوں میں 45 فیصد کی قابل ذکر نمو ہوئی ہے اور یہ بڑھ کر 51.6 ارب روپے تک پہنچ گئے ہیں۔ ایم ایف بیز کے خام قرضوں کے جزدان میں سال کے دوران 8 ارب روپے (47 فیصد) کا اضافہ ہوا اور یہ بڑھ کر 25.4 ارب روپے تک پہنچ گئے ہیں۔ جزدان کی نمو بڑی حد تک ایم ایم ایف بیز کی جانب سے بڑے حجم کے قرضوں کی بلند سطح کا نتیجہ ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ سال کے دوران جزدانی معیار میں بہتری آئی ہے کیونکہ سال کے دوران غیر فعال قرضے 4.34 فیصد سے کم ہو کر 2.07 فیصد تک پہنچ گئے ہیں۔ غیر فعال قرضوں میں کمی کا بڑا سبب سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں قرضوں کی ری شیڈولنگ پر ان کی واپسی اور معافی ہے۔

سال کے دوران ایک اور اہم پیش رفت موبائل فون بینکاری تھی جو شعبے میں تقسیم کے متبادل ذرائع کی وسعت اور با آسانی رسائی کو بڑھا رہی ہے۔ خرد مالکاری اور بلا دفتر بینکاری میں اسٹیٹ بینک کے ضوابطی کردار کو کنسلٹیو گروپ ٹو اسسٹ دی پور (جو عالمی بینک میں قائم ہے) جیسے عالمی فورمز اور دی اکا نو مسٹ اور فنانشیل ٹائمز جیسے عالمی سطح کے سرپرست میڈیا نے تسلیم کیا ہے۔ سال کے دوران اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے جانے والے دیگر اہم اقدامات اور پیش رفت پر ذیل میں دیئے گئے باکس 2.4 میں بحث کی گئی ہے۔

باکس 2.4: خرد مالکاری کو فروغ دینے کے لیے اقدامات اور پیش رفت

اقدامات:

- تعمیر مائیکرو فنانس بینک اور ایڈوانس مائیکرو فنانس بینکوں کو پائلٹ بنیادوں پر خرد وائزر پر انز قرض گاری کی اجازت دی گئی۔ دیگر خرد مالکاری بینکوں نے بھی مستقبل قریب میں خرد وائزر پر انز قرض گاری میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔
- مائیکرو وائزر پر انز کو مزید سہولت دینے کے لیے ایس ایم ایڈ قرض ضمانت اسکیم میں توسیع کرتے ہوئے اس میں خرد مالکاری بینکوں کو بطور اہل شراکتی مالی ادارے (پی ایف آئیز) کے شامل کیا گیا۔ جس کے تحت مائیکرو وائزر پر انز پانچ سال مدت کے 150,000 روپے سے لے کر 500,000 روپے تک کے قرضے دینے کے لیے ضمانت اسکیم تک رسائی حاصل کر سکیں گے۔
- اسٹیٹ بینک نے بناف کے اشتراک سے ملک کے مختلف حصوں میں منعقد ہونے والے چلی سطح کے چالیس تربیتی پروگرام مکمل کیے۔ ان پروگراموں میں مائیکرو فنانس بینکوں اور اداروں کے 1000 فیلڈ / قرضہ افسران کو تربیت دی گئی ہے۔
- یو بی ایل کی سربراہی میں ایک کنسورشیم نے خوشحالی مائیکرو فنانس بینک کو تھیل میں لے لیا ہے جبکہ کشف مائیکرو فنانس بینک میسرز فیکا (FINCA) مائیکرو فنانس ہولڈنگ کمپنی کو تھیل میں لینے کے اگلے مرحلے میں ہے۔ فیکا انٹرنیشنل انکارپوریٹڈ کا ایک ذیلی ادارہ ہے۔ فیکا کا شمار سماجی لحاظ سے ذمہ دار شراکت داروں کو فنڈنگ میں سہولت دینے کے سرپرست عالمی اداروں میں ہوتا ہے۔ اسی طرح، پاکستان ٹیلی کام کمپنی نے روزگار مائیکرو فنانس بینک کو تھیل میں لے لیا ہے اور اسے ایک ملک گیر مائیکرو فنانس بینک کے قالب میں ڈھال دیا ہے۔ تعمیر اور وسیلہ کی طرح یو ایم ایف بی نے بھی سال کے دوران مالی خدمات کی فراہمی کے لیے اپنے بلا دفتر بینکاری آپریشنز شروع کر دیے ہیں۔
- ایڈوانس ایس اے کو لائسنس جاری کیا گیا اور اس نے سندھ میں بطور صوبائی ایم ایف بی اپنے کاروبار کا آغاز کر دیا۔ اس ایم ایف کو ایڈوانس گروپ نے اسپانسر کیا ہے جو ترقی پذیر / عبوری معیشتوں میں خرد، چھوٹے اور درمیانے درجے کی انٹرپرائزز (ایم ایس ایم این) کو مالی خدمات فراہم کرنے والے مالی اداروں کا ایک نیٹ ورک ہے۔

پیش رفت

- اسٹیٹ بینک متعلقہ طلب و رسد کے مسائل کا تجزیہ کرنے کے لیے اہم فریقوں کے ساتھ مل کر منڈی کے بعض سرویز اور تحقیقی منصوبوں پر کام کر رہا ہے۔ بلا دفتر بینکاری کھاتوں کی رجسٹریشن اور استعمال میں درپیش اہم مسائل کے مشاہدے کے ایک اہم تحقیقی اقدام کے طور پر یل اینڈ میلینڈ گٹس فاؤنڈیشن نے مئی اور ستمبر 2012ء کے دوران پاکستان میں موبائل مئی سروے کرایا تھا۔ سروے کے اہم نتائج کے مطابق پاکستان میں موبائل مئی 83 فیصد لین دین صارف پر مبنی بلا دفتر بینکاری کھاتے کے بجائے اوور دی کاؤنٹر (او ڈی سی) ذرائع / بینکوں کے ذریعے انجام دیا جا رہا ہے۔ 59 فیصد او ڈی سی استعمال کنندگان کا کہنا تھا کہ انہوں نے اپنا کھاتہ رجسٹر نہیں کرایا ہے کیونکہ انہیں کھاتہ کھولنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ مزید برآں، 22 فیصد او ڈی سی استعمال کنندگان نے کہا کہ وہ یا تو اس لیے کھاتہ نہیں کھولنا چاہتے کیونکہ انہیں معلوم نہیں تھا کہ رجسٹریشن ممکن ہے (12 فیصد)، ان کے پاس مطلوبہ دستاویزات موجود نہیں (6 فیصد)، یا وہ سمجھتے تھے کہ وہ کھاتہ رجسٹریشن فیس کی ادائیگی کر سکیں گے (4 فیصد)۔

مالی شمولیت پالیسی کی ترویج

پاکستان میں خرد مالکاری اور برانچ لیس بینکاری کا ایک صحت مند ماحول پروان چڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک کی ضوابطی دانش کو سراہا گیا ہے اور دنیا بھر سے تعلق رکھنے والے مالی شمولیت کے ماہرین اور تنظیموں نے اس کا اعتراف کیا ہے۔ اختیار کردہ نئے پالیسی اقدامات روایتی ضوابطی طرز فکر نمایاں تبدیلی کے عکاس ہیں اور ان کے نتیجے میں پاکستان کی خرد مالکاری اور برانچ لیس بینکاری کی منڈی کا شمار دنیا کی تیزی سے ترقی کرتی ہوئی اور اختراعی منڈیوں میں ہونے لگا ہے۔² دنیا کے دیگر حصوں میں ایسی توسیع کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک اپنی توثیق شدہ ضوابطی طرز فکر کا متبادل مالی شمولیت کے عالمی اتحادوں، پلیٹ فارمز اور مشاورتی گروپس کے ساتھ کر چکا ہے اور ان ممالک کے لیے بعض معلوماتی دوروں کی میزبانی بھی کر چکا ہے، جو پاکستان کے مالی شمولیت کے تجربات سے سیکھنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

اتحاد برائے مالی شمولیت (ای ایف آئی) کے ساتھ اسٹیٹ بینک کے روابط

اتحاد برائے مالی شمولیت معلومات کے تبادلے کا ایک عالمی نیٹ ورک ہے جس کے رکن ممالک کی تعداد 80 سے زائد ہے اور جو عالمی سطح پر جدید اختراعی مالی شمولیت کی پالیسی کو بہتر بنانے کے لیے مل جل کر کام کر رہے ہیں۔ 2009ء سے اے ایف آئی کے رکن کے طور پر اسٹیٹ بینک اس عالمی نیٹ ورک کی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے سرگرم کردار ادا کر رہا ہے۔

ڈیولپمنٹ فنانس گروپ، اسٹیٹ بینک سے تعلق رکھنے والے سینئر اہلکار اے ایف آئی کی بعض کمیٹیوں اور ورکنگ گروپس کا حصہ ہیں جو نئے اختراعی نظریات پیش کرنے، نئے مواقع کی نشاندہی اور اے ایف آئی نیٹ ورک کی تعمیر کے ذریعے مالی شمولیت کے مختلف شعبوں کی مستقبل کی سمت پر اسٹریٹجک رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ مالی سال 13ء میں اسٹیٹ بینک کے اہلکاروں کو اے ایف آئی کے بعض ورکنگ گروپس کی صدارت اور مشترکہ صدارت کے لیے نامزد کیا گیا تھا جس میں مالی شمولیت حکمت عملی پیئر لرننگ گروپ (ایف آئی

2 فنانشیل ٹائمز (06 نومبر 2012ء) اور مشاورتی گروپ برائے اعانت غریب (20 جنوری 2013ء)۔

ایس پی ایل جی)، کنزیومر ایمپاورمنٹ اور مارکیٹ کنڈکٹ (سی ای ایم سی) گروپ شامل ہیں۔ علاوہ ازیں، اسٹیٹ بینک موبائل فنانسئل سروسز گروپ (ایم ایف ایس ڈبلیو جی) کا بھی رکن ہے۔ ان پلیٹ فارمز نے اختراعی مالی مصنوعات، کاروباری ماڈلز اور عالمی مالی شمولیت کے لیے مناسب ضوابطی ردعمل کے متعلق اختراعی مالی مصنوعات کے حصول، سراغ لگانے اور معلومات کے تبادلے کے مواقع فراہم کیے ہیں۔

اے ایف آئی فی الوقت ایک آزاد عالمی تنظیم کی سمت پیش رفت میں اہم تبدیلی کے عمل سے گزر رہی ہے۔ مالی شمولیت میں پالیسی اصلاحات پر مباحثے کی میزبانی کے لیے ایک آزاد ادارہ اپنے لیے خود فنڈز مہیا کرنے والے ادارہ خاصی اہمیت رکھتا ہے اور اے ایف آئی کی اسٹیئرنگ کمیٹی نے اس کی آزاد حیثیت کے تصور کو سرگرمی سے فروغ دیا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے شعبہ زرعی قرضہ و خرد مالکاری کے سربراہ کو میزبان ملک کی قدرتیائی پر اے ایف آئی کی ذیلی کمیٹی کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔ انہوں نے ایک میزبان ملک کے انتخاب کے عمل کو آگے بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے، جس کے تحت اے ایف آئی کو ایک آزاد ادارے کی حیثیت حاصل ہوگی اور عالم گیر مالی شمولیت میں یہ اپنا معاون کردار ادا کرتا رہے گا۔

معلوماتی دورے

بعض ترقی پذیر ممالک کے مرکزی بینکوں نے پاکستان سے خرد مالکاری اور بلا دفتر بینکاری کے تجربات سیکھنے میں دلچسپی ظاہر کی ہے اور ہمارے ملک کے عالمی طور پر تسلیم شدہ پالیسی اقدامات کو اختیار کیا ہے۔ اسٹیٹ بینک مالی شمولیت پر معلومات کے تبادلے کو فروغ دینے کے لیے کھلا پن اور معاون طرز فکر رکھتا ہے اور ہر سال مختلف ممالک کے معلوماتی دورے منعقد کرتا ہے۔ اس سال افغانستان اور زیمبیا کے وفد نے پاکستان کے مالی منظر نامے کے متعلق دورہ کیا تھا۔

2.2.3 ڈور فنڈز سے چلنے والے پروگراموں پر مبنی اسٹیٹ بینک کے اقدامات

اسٹیٹ بینک حکومت اور ڈور کے فنڈز سے چلنے والے متعدد پروگرام منعقد کر رہا ہے جس کا مقصد پاکستان میں مالی شمولیت کو بڑھانا ہے۔ یہ پروگرام بینکاری سہولتوں سے محروم پست آمدنی والے اجزاء، خصوصاً خواتین اور غریبوں، کو خدمات کی فراہمی کے لیے پائیدار ماڈلز پر مالی منڈیوں کو ترقی دینے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے فنڈز پر مبنی اقدامات وضع کیے ہیں جن کا مقصد قرض گیروں کے خطرہ قرض اور بازار کے فریقوں کی استعداد بڑھانا، اختراعات متعارف کرانا اور بازار کی اہم معلومات اور انفراسٹرکچر کے فرق کو پورا کرنا ہے۔ فنڈز پر مبنی اقدامات میں پیش رفت کو ذیل میں دیا گیا ہے:

قرضہ بڑھانے کی سہولتیں

● اسٹیٹ بینک نے برطانیہ کے محکمہ برائے عالمی ترقی (ڈی ایف آئی ڈی) کے فنڈ سے چلنے والے مالی شمولیت پروگرام (ایف آئی پی) کے تحت 15 ملین پاؤنڈ کی مائیکرو فنانس قرضہ ضمانت اسکیم (ایم سی جی ایف) دسمبر 2008ء میں متعارف کرائی تھی جس کا مقصد کمرشل بینکوں کی جانب سے خرد مالکاری فراہم کرنے والے اداروں کو دیے جانے والے قرضوں میں خطرات کی جزوی تلافی کرنا تھا۔ متعارف کرائے جانے کے بعد سے ایم سی جی ایف خرد مالکاری شعبے کی بڑھتی ہوئی مالی ضروریات پوری کرنے اور اس شعبے کی رسائی میں زیادہ سے زیادہ توسیع کے لیے مسلسل نمودار رہا ہے۔ اب تک ایم سی جی ایف کے تحت 27 ضمانتیں جاری کی جا چکی ہیں جس سے کمرشل بینکوں اور سرمایہ منڈیوں/خرد سرمایہ کاروں سے 7.9 ارب روپے جمع کیے جا چکے ہیں جن سے تقریباً 400,000 خرد قرض گیروں کو قرضے دیے جائیں گے۔ اس سہولت سے بازار کو ترقی دینے مدد ملی ہے اور غریب قرض گیروں کو اہم مالی اداروں سے متعارف کرایا گیا ہے۔

● 13 ملین پاؤنڈ مالیت کی قرضہ ضمانت اسکیم (سی جی ایس) مارچ 2010ء میں مالی شمولیت پروگرام کے تحت متعارف کرائی گئی تھی جس کا مقصد رسائی بڑھا کر چھوٹی و دیہی کاروباری اداروں کو سہولت دینا تھا۔ یہ اسکیم کمرشل بینکوں میں خطرات مول لینے کی استعداد اور سہولت کی طلب کے تجزیے کے لیے متعارف کرائی گئی تھی۔ اسکیم کا مقصد غریبوں اور دیہی طبقات کی رسائی میں وسیع تر اضافے کے لیے ضمانتوں کے ذریعے چھوٹی و دیہی قرض گیروں کی کریڈٹ ریٹنگ بڑھا کر قرضوں

3 ابتدائی طور پر ایم سی جی ایف، سی جی ایس اور آئی ایس ایف ہر ایک 10 ملین پاؤنڈ کی مالیت سے متعارف کرایا گیا تھا لیکن بعد ازاں ان پر نظر ثانی کرتے ہوئے بالترتیب 15 ملین پاؤنڈ، 13 ملین پاؤنڈ اور 6 ملین پاؤنڈ کر دیا گیا۔

کی دستیابی میں بہتری لانا تھا۔ سی ایس ایس نے بنیادی رقم اور بینکوں کی درخواستوں کو مد نظر رکھتے ہوئے 10 بینکوں کے لیے 2.6 ارب روپے کی حدود مختص کی ہیں۔ منتخب شراکت دار بینکوں نے 6,239 چھوٹی و دیہی انٹرپرائزز کے لیے 3.9 ارب روپے کے منظور شدہ قرضوں پر 1.6 ارب روپے کی ضمانتیں دی ہیں۔

● ادارہ جاتی ترقی و مالی اختراعات کے لیے چھوٹی گرانٹس

اسٹیٹ بینک نے دسمبر 2006ء میں مالی شمولیت پروگرام کے تحت 6 ملین پاؤنڈ کی مالیت سے ایک ادارہ جاتی استحکام فنڈ (آئی ایس ایف) متعارف کرایا تھا۔ اس کا مقصد خرد مالکاری شعبے کی ادارہ جاتی مضبوطی، بچتیں جمع کرنے کے لیے حکمت عملیاں وضع کرنا اور ان کا نفاذ، نظم و نسق و کنٹرولز کے اندرونی فرائض کو مستحکم کرنا اور بلا دفتر بینکاری متعارف کرانا شامل ہے۔ آئی ایس ایف کے تحت صف اول اور درمیانی سطح کے ایم ایف بیز سمیت 15 خرد مالکاری فراہم کرنے والے اداروں کے ساتھ ساتھ پاکستان مائیکرو فنانس نیٹ ورک کے لیے 743.7 ملین روپے کی منظوری دی جا چکی ہے۔ ان گرانٹس کے تحت ضمانت شدہ اداروں کی استعداد کاری / انسانی وسائل تربیت، آئی ٹی کی ترقی، بزنس پلان / اسٹریٹجک جائزے، منڈی کی تحقیق، بلا دفتر بینکاری، کارپوریٹ نظم و نسق، قرضہ جاتی درجہ بندی، ترسیلات زر اور ٹریڈری کے فرائض وغیرہ کو تقویت دینے کی ادارہ جاتی ضروریات پوری کرنے کے لیے 23 منصوبوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ آئی ایس ایف کی اعانت انتہائی مفید ثابت ہوئی اور این جی او ایم ایف آئیز کو ایم ایف بیز کے قالب میں ڈھالنے میں معاون رہی جس کے نتیجے میں یہ صنعت زیادہ مستحکم ہو گئی۔ اس طرح خرد مالکاری صنعت کے ایک اہم جز کو اسٹیٹ بینک کے خرد مالکاری ضوابط کے دائرے میں لایا گیا ہے جنہیں بچتوں سے پست لاگت فنڈز حاصل ہو رہے ہیں۔ آئی ایس ایف کے ذریعے مالی خدمات کی بہتر اور پائیدار فراہمی میں متعدد اداروں کی معاونت کی گئی ہے۔

● مئی 2011ء میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے 10 ملین برطانوی پاؤنڈ کی رقم سے مالی اختراعات چیلنج فنڈ (ایف آئی سی ایف) متعارف کرایا گیا جس کا مقصد اختراعات کو فروغ دینا اور نئی منڈیوں کا تجربہ کرنا، فراہمی کی لاگت میں کمی، نظاموں اور طریقوں کو زیادہ مستعد بنانا اور مالی خدمات کی پوری نہ ہونے والی طلب کو پورا کرنے کے نئے طریقے وضع کرنا شامل ہیں۔ اس فنڈ سے تخصیصی چیلنج رائٹرز منعقد ہوں گے جن میں ایسی اختراعات پر توجہ مرکوز کی جائے گی جو منڈی، مالی خدمات کی وسعت اور رسائی کو بدلنے کے لیے کرنا چاہتی ہے۔ اس فنڈ کا پہلا مرحلہ جو حکومت سے فرد (جی 2 پی) کو ادائیگیوں پر منعقد کیا گیا تھا، اب وہ کامیابی سے پایہ تکمیل تک پہنچ چکا ہے۔ ایف آئی سی ایف کو مزید فروغ دینے کے لیے اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس کے دوسرے مرحلے کا انعقاد دیہی مالی خدمات پر کیا جائے گا جن میں دیہی مالکاری اور وسیع البند مالی خدمات کے منصوبے شامل ہیں جس میں ٹیلی مواصلات کے ڈھانچے کو استعمال کرتے ہوئے ایسے لوگوں کو خرد ادائیگیاں کی جائیں گی جو مالی خدمات کا حصہ نہیں ہیں۔

استعداد میں اضافے اور بازار کی معلومات و انفراسٹرکچر کا فرق پورا کرنے کے لیے بنیادی قواعد کی ترویج میں اعانت

● مالی خواندگی کا قومی پروگرام (این ایف ایل پی): اسٹیٹ بینک نے ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے مالی خدمات فنڈ تک رسائی میں بہتری کے فنڈ (آئی اے ایف ایس ایف) کے تحت پہلی بار 20 جنوری 2012ء کو مالی خواندگی کا ملک گیر پروگرام شروع کیا تھا جس کا مقصد مالی شمولیت اور غربت کے خاتمے کی کوششوں کی اعانت کرنا تھا تاکہ پورے ملک میں معاشی نمو اور استحکام کی کوششوں کو تقویت دی جا سکے۔ این پی ایل ایف کو اے ڈی بی، بی بی اے، پی پی اے ایف اور بیٹرنگ پوائنٹ (مشیر) کے تعاون اور اشتراک سے متعارف کرایا گیا تھا۔ پائلٹ پروگرام جولائی 2012ء میں کامیابی سے پایہ تکمیل تک پہنچ گیا تھا۔ پائلٹ پروگرام سے کلاس روم تربیتی اجلاسوں، گلی کے تھیٹر اور میڈیا کے ذریعے مخصوص 47,800 افراد کو فائدہ پہنچا۔ اس پروگرام میں توجہ عوام کو مالی تصورات، مصنوعات و خدمات کے بارے میں بنیادی تعلیم دینے پر مرکوز کی گئی ہے جس میں بجٹ بنانا، بچت، سرمایہ کاری، بینکاری مصنوعات و خدمات، قرضوں کا انتظام اور صارف کے حقوق و فرائض جیسے امور شامل ہیں۔ 4 آئندہ مہینوں میں پائلٹ پروجیکٹ کے جائزے کی بنیاد پر اس پروگرام کو مزید وسعت دی جائے گی اور 500,000 سے زائد غریب اور کم آمدنی والے افراد اس سے مستفید ہو سکیں گے۔

● آئی اے ایف ایس ایف کے تحت مائیکرو فنانس بینکوں / مائیکرو فنانس اداروں (ایم ایف آئیز) کے کریڈٹ / قرضہ افسران کے لیے نچلی سطح کے تربیتی پروگرام: متعدد تربیتی پروگراموں کے لیے 15 ملین روپے کی گرانٹ منظور کی گئی ہے جن کا انعقاد ملک کے مختلف شہروں میں کیا جائے گا

اور اس میں پاکستان بھر کے 1,000 قرضہ اور فیلڈ فائز پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ اس پروگرام کا مقصد استعداد کاری میں صنعت کو اعانت مہیا کرنا ہے۔ ان تربیتی پروگراموں سے معلومات و تصورات کے تبادلے کے ذریعے بہتر سوجھ بوجھ پیدا کرنے کے علاوہ پاکستان میں مائیکرو فنانس کی صنعت کے لیے اشد ضروری صلاحیت سازی کی بنیاد فراہم ہو سکے گی۔

● **زرعی گریجویٹس کے لیے علاقائی انٹرن شپ پروگرام:** زرعی مالکاری کے پیشرو ماہرین کی قلت کو مد نظر رکھتے ہوئے 100 زرعی گریجویٹس کے لیے 10 ہفتوں کا ایک پائلٹ انٹرن شپ پروگرام متعارف کرایا گیا ہے۔ اس کا مقصد زرعی مالکاری کے انسانی وسائل کو ترقی دینا ہے جو اپنے آپریشنل اور ضوابطی پہلوؤں دونوں لحاظ سے زرعی مالکاری کی بہتر معلومات رکھتے ہوں۔

● **ملک گیر خرد مالکاری کریڈٹ انفارمیشن بیورو کا قیام:** اسٹیٹ بینک ملک گیر خصوصی مائیکرو فنانس کریڈٹ انفارمیشن بیورو (ایم ایف سی آئی بی) کے قیام کی کوششیں کر رہا ہے جس سے خرد مالکاری خدمات فراہم کرنے والے (ایم ایف بی) اداروں کو خطرے کے متحرک نظام اور روایات وضع کرنے میں مدد ملے گی جس سے کثیر قرض گیری اور قرضوں میں نادہندگی کا خطرہ کم کیا جاسکے گا۔ ایم ایف سی آئی بی کے قیام کا مقصد خرد مالکاری کے تمام قرض گیروں کے ماضی و حال کے لین دین کو جمع کرنا، زائد قرضوں کے واقعات کو کم سے کم کرنا، خرد مالکاری شعبے میں مالی نظم و ضبط لانا اور ایم ایف بی کے قرضہ جاتی جزدان کے معیار میں بہتری شامل ہیں۔

● **پاکستان کے خرد مالکاری شعبے میں صارف کے تحفظ کی مانیٹرنگ و نرخوں کے تعین میں شفافیت جیسے اقدامات متعارف کرانا:** اسٹیٹ بینک صنعت کی سطح پر خرد مالکاری میں اجتماعی شفافیت اور صارفین کی تحفظ کے اقدامات وضع کرنے میں پاکستان مائیکرو فنانس نیٹ ورک (پی ایم این) کی اعانت کر رہا ہے۔ ان اقدامات کا اہم مقصد ایم ایف بی میں صارفین کی تحفظ کے اقدامات کی عالمی طور پر تسلیم شدہ نشانیوں کے مطابق نگرانی اور صارفین کے لیے مصنوعات کی قیمتیں اخذ کرنے اور انہیں آگاہ کرنے کی معیار بندی شامل ہیں۔

الف۔ صارفین کی تحفظ کی مانیٹرنگ کے لیے پی ایم این نے اپنے رکن اداروں کی اعانت اور ان کی اسمارٹ جانچ اور پاکستان میں مقامی صنعت کے فریقوں کی استعداد بڑھانے کے لیے تربیت دینے کی خاطر اسمارٹ کیمپین (Smart Campaign) کے ساتھ شراکت داری سمجھوتے پر دستخط کیے ہیں۔

ب۔ نرخوں کی قیمت کے تعین کے لیے پی ایم این نے مائیکرو فنانس ٹرانسپیرینسی (ایم ایف ٹی) کے ساتھ ایک شراکت داری سمجھوتے پر دستخط کیے ہیں تاکہ ایم ایف ٹی میں ڈیٹا جمع کرنے کے آلات کو پاکستانی منڈی سے ہم آہنگ کیا جاسکے، قیمتوں کے تعین کو سمجھنے میں فریقوں کی استعداد کاری، ڈیٹا جمع کرنا اور اس کا تجزیہ، ایم ایف ٹی ویب سائٹ پر ڈیٹا کی اشاعت، پاکستان کے لیے قیمتوں کے تجزیے کی تیاری اور اشاعت وغیرہ میں مدد ملی جاسکے۔

● **خرد مالکاری صنعت کی نظم و نسق کی ضروریات پر تربیتی پروگرام:** اسٹیٹ بینک صنعت کے تقاضوں سے ہم آہنگ ایک کورس کی تیاری اور خرد مالکاری اداروں کی نظم و نسق کی ضروریات پر تربیتی پروگرام شروع کرنے کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔ اس پروگرام کا مقصد ایم ایف بی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں خدمات انجام دینے والوں کے لیے وسائل کا ذخیرہ کرنا ہے۔ اس پروگرام میں توجہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کے استعداد کے مسائل حل کر کے انہیں آگاہی، بصیرت اور نمو کی استعداد کی فراہمی کے ذریعے با اختیار بنانے پر مرکوز ہے تاکہ مالی شمولیت کو فروغ دینے کے مقصد کو حاصل کیا جاسکے۔

● **ایس ایم ای مالکاری کے لیے نچلی سطح کا کلسٹر تربیتی پروگرام:** ایس ایم ای کے شعبے میں کمرشل بینکوں کی استعداد کاری کی کوششوں کے سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے بینکوں کے قرضہ افسران کے لیے ایس ایم ای مالکاری میں نچلی سطح کا کلسٹر تربیتی پروگرام متعارف کرایا جس کا مقصد انہیں دنیا بھر میں رائج ایس ایم ای مالکاری میں استعمال ہونے والی ٹیکنالوجی سے لیس کرنا ہے۔ اس پروگرام کا پہلا مرحلہ مکمل کر لیا گیا ہے جس میں سات شہر شامل تھے۔ ملک بھر میں ایس ایم ای مراکز پر ایس ایم ای فنانس سے وابستہ کمرشل بینکوں کے 500 قرضہ افسروں کو تربیت دی جا چکی ہے جن اہم شعبوں کا احاطہ کیا گیا ان میں کریڈٹ اسکورنگ، پروگرام پر مبنی قرضہ اسکیمیں، ایس

ایم ای مالکاری کی مارکیٹنگ کی مؤثر حکمت عملیاں اور ایس ایم ای مالکاری کی سوشل پروفائلنگ کے شعبے کے استعمال وغیرہ جیسے خطرات کو زائل کرنے کے طریقے شامل ہیں۔

● آئی اے ایف ایس ایف کے تحت مائیکرو فنانس بینکوں / مائیکرو فنانس اداروں (ایم ایف آئی) کے کریڈٹ / قرضہ افسران کے لیے نچلی سطح کے تربیتی پروگرام: متعدد تربیتی پروگراموں کے لیے 15 ملین روپے کی گرانٹ منظور کی گئی ہے جن کا انعقاد ملک کے مختلف شہروں میں کیا جائے گا اور اس میں پاکستان بھر کے 1,000 قرضہ اور فیلڈ دفاتر پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ اس پروگرام کا مقصد صنعت کو صلاحیت سازی میں اعانت مہیا کرنا ہے۔ ان تربیتی پروگراموں سے معلومات و نظریات کے تبادلے کے ذریعے بہتر سوجھ بوجھ پیدا کرنے کے علاوہ پاکستان میں مائیکرو فنانس کی صنعت کے لیے اشد ضروری صلاحیت سازی کی بنیاد فراہم ہو سکے گی۔

● ترقیاتی مالیات کے شعبوں میں اسٹیٹ بینک افسران کی استعداد کاری: اسٹیٹ بینک نے خرد مالکاری، ایس ایم ای وزرعی / دیہی مالیات وغیرہ جیسے شعبوں میں اسٹیٹ بینک کے افسران کو بھی استعداد کاری کے مواقع فراہم کیے ہیں تاکہ انہیں مالی شمولیت کی پالیسیوں کے نفاذ میں مدد مل سکے۔